حضرت مولانا نور محمد تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت

محمد اعجاز مصطفیٰ

۲۴؍ربیع الاول ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۵؍جنوری ۲۰۱۵ء جامعہ مخزن العلوم کے فاضل، حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی نوراللہ مرقدہٗ کے شاگرد، جامعہ عثمانیہ ترنڈہ محمد پناہ کے بانی ومہتمم، اتحاد اہل السنہ والجماعت کے مرکزی سرپرست اعلیٰ، تیس سے زائد علمی وتحقیقی کتابوں کے مصنف، محقق اہل سنت، مناظر اسلام، وکیل احناف، مسلک دیوبند کے ترجمان حضرت مولانا نور محمد تونسوی قادریؒ اس دنیائے رنگ وبو کی اٹھاسی بہاریں دیکھ کرراہی عالم جاودانی ہوگئے۔إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون۔ إن للّٰہ ما أخذ ولہ ما أعطٰی وکل شيءٍ عندہٗ بأجل مسمّٰی۔

حضرت مولانا نور محمد تونسوی قادریؒ ۱۹۴۷ء کوکوٹ قیصرانی، تحصیل تونسہ شریف، ضلع ڈیرہ غازی خان میں جناب احمد بخش صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ قیصرانی بلوچ قوم سے تعلق تھا۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ محمودیہ تونسہ شریف، جامعہ سراج العلوم کبیر والا، مدرسہ احیاء العلوم مظفر گڑھ، مدرسہ اشرف العلوم شجاع آباد، مدرسہ جامعۃ العلوم ظریفیہ مہند شریف ضلع بہاول پور اور دورۂ حدیث شریف ۹۱/۱۳۹۰ھ میں جامعہ مخزن العلوم خان پور سے پڑھ کرتعلیم سے فراغت حاصل کی۔

مناظرانہ طبیعت، فرق باطلہ کے خلاف محققانہ و ماہرانہ صلاحیت اور مسلک حق سے والہانہ مگر عالمانہ عقیدت کے باوجود دعوت وتبلیغ کے ساتھ خصوصی شغف رکھتے تھےاوراسے دین ومسلک کی اشاعت و حفاظت اورعوام الناس کے ایمان وعمل کی سلامتی وبقا کا اہم ذریعہ سمجھتے تھے۔ حضرت مولانا مرحوم مسلک دیوبند کی حفاظت کے لئے موفق من اللہ تھے۔ جب بھی کسی نے افراط اور تفریط سے کام لے کر دین اسلام میں نقب لگانے اور راہِ اعتدال سے ہٹنے کی کوشش کی، مولانا کا قلم فوراً حرکت میں آجاتا اوراس کے غلواور گمراہی کوقرآن وسنت کے دلائل سے واضح کرکے اسے راہِ مستقیم کی ہدایت وراہنمائی کی جاتی۔ کسی نے حیات بعدالوفات کا انکارکیا تواس پرایک مبسوط کتاب ''قبر کی زندگی'' آپ نے امت کے ہاتھ میں تھمادی، جس میں قرآن کریم کی پچاس سے زائد آیات اوراحادیث مبارکہ سے اس مسئلہ کومستنبط کیا گیا۔ کسی نے تبلیغی جماعت پرطعن کیا تو آپ کا قلم اس کے دفاع میں آ گیا۔اسی طرح کسی نے اپنے غلط نظریات صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم کی طرف منسوب کرنے کی کوشش کی تو آپ نے حقیقی نظریاتِ صحابہؓ لکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ان کی نسبت کو غلط ثابت کیا۔ اسی طرح ایک طبقہ نے اپنی خواہشات اور خیالات کو اسلام ثابت کرنے کی کوشش کی تو آپ نے ''اسلام کے نام پر ہوئی پرستی'' نامی ساڑھے پانچ سوصفحات کی ایک کتاب لکھ دی۔

حضرت اقدس مولانا سعید احمد جلال پوری شہید نور اللہ مرقدہٗ حضرت مولانا سے خصوصی محبت فرماتے تھے اور آپ کے علمی کاموں کی بہت قدر افزائی فرماتے تھے۔ حضرت جلال پوری شہید رحمۃ اللہ علیہ ایک بار مولانا نور محمد قادری تونسویؒ کے ادارہ میں تشریف لے گئے، راقم الحروف بھی ساتھ تھا، آپؒ نے فرمایا:

''ہمارے حضرت شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ اگر حیات ہوتے تو آپ کی تالیف ''قبر کی زندگی'' پر آپ کو ضرور انعام سے نوازتے، لیکن اب وہ نہیں تو بندہ کی طرف سے انعام قبول فرمائیں۔'' پھر نقد رقم پیش کی اور فرمایا: ''اس عنوان (حیات النبیؐ) پر جو کچھ آپ کے سینے میں ہے، اسے کاغذ پر منتقل کردیں اور مسلسل لکھتے رہیں، صرف اسی پر اکتفا نہ کریں، ورنہ آپ قبر میں چلے جائیں اور سب کچھ ساتھ لے جائیں گے۔''

آپؒ کے قلم سے کئی کتب منصۂ شہود پر آئیں، جن کی تعداد تیس سے زائد ہے، جن میں: ''الحیات بعد الوفات یعنی قبر کی زندگی، تبلیغی جماعت کا شرعی مقام، حقیقی نظریاتِ صحابہؓ، سیّدنا علیؓ اور سیّدنا امیر معاویہؓ کی آپس میں محبت وعقیدت، شانِ ابی حنیفہؒ در احادیث شریفہ، روح کی آڑ میں مسلمہ حقائق کا انکار، مولانا طیب پنج پیری سے ایک سو چار سوالات، ایک ریٹائرڈ فوجی کے سات سوالات کے جوابات، مجموعۂ سوالات، اسلام کے نام پر ہوئی پرستی (کیپٹن مسعود عثمانی کے نظریات کا مکمل، مدلل، تحقیقی وعلمی محاسبہ)، عذابِ قبر کی صحیح صورت کے منکر کا شرعی حکم، تبلیغی اعمال کی شرعی حیثیت، سوال گندم جواب چنا، عقیدۂ حیات قبر اور علماء اسلام، جہادِ نفس، تبلیغی جماعت اور مشائخ عرب، تبلیغی جماعت اور عرب علماء، عقیدۂ حیات قبر اور علم وفہم میت کی حدیث، مقالاتِ تونسوی، معیارِ صداقت، غیر مقلدین عوام، غیر مقلدین علماء کی نظر میں، مسنون نمازِ تراویح، منکرین حیات کی خوفناک چالیں، عتیق الرحمٰن کی قلابازیاں، نمازِ جنازہ میں مسنون دعا، شانِ سیّدنا ابی سفیانؓ، زبدة التحقيقات فی إثبات الدعاء بعد المكتوبات، شامل ہیں۔

مسلک حق کی اشاعت وحفاظت تو گویا آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ نجی محافل ہوں یا اجتماعی مجالس، جمعہ کا خطاب ہو یا دینی جلسہ، ماہانہ رسالے کے لئے مضمون ہو یا باقاعدہ کتابچہ، مفصل ومدلل تصنیف ہو یا مسئلہ جملہ پہلوؤں کا احاطہ کرنے والی محققانہ تالیف ہر مقام، ہر میدان اور ہر محاذ پر آپ نے مسلک کی ترجمانی اور دفاع کا فریضہ ڈنکے کی چوٹ سرانجام دیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت مولانا کی تمام مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے، آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور انہیں اپنے والد مرحوم کے مشن کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین